سوال

ہے اس کا 541 ب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ۃ والافتاء کی فتویٰ کمیٹی کے علم میں یہ سوال آیا جو جناب ڈایئرکٹر جنرل کی خدمت میں پیش ہوا تھا کہ '' آپ سے سوال کہ اس مسجد میں نماز کا کیا حکم ہے ۔ جس میں قبر ہو؟ بعض علماء کہتے ہیں کہ ایسی مسجد میں نماز جائز نہیں خواہ شہر میں اس کے علاوہ کوئی اور مسجد نہ ہو ایسی مسجد میں نماز پڑھنے کی نسبت گھر میں نماز پڑھے

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ کے مطابق آپ کی طرف رجوع کر رہا ہوں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ملاج پر مسجدیں بنانا جائز نہیں اور نہ کسی ایسی مسجد میں نماز جائز ہے جو کسی قبر یا قبروں پر بنائی گئی ہو کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ۔ کہ مرض الموت میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرے مبارک سے چادر ہٹا کر فرمایا :

لعنة اللہ علی الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائہم مساجد یحذر ما صنعوا ولولا ذلک لابرز قبرہ غیر انہ خشی ان یتخذ مسجدا

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور ح : 1330 صحیح مسلم کتاب المساجد باب النھی عن بناء المسجد ۔ ۔ ۔ ح : 529 وسنن نسائی رقم : 704 واحمد فی المسند 5/604 وموطا امام مالک کتاب نصر الصلاۃ فی السفر رقم : 85)

ریٰ پر اللہ کی لعنت ہو ۔ کہ انہوں نے اپنے نبیوںؑ کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ۔ آپ ﷺ ان کے فعل سے اپنی اُمت کو ڈرا رہے تھے ۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ ﷺ کی قبر کو بھی نمایاں کر دیا جاتا ۔ نمایاں اس لئے نہیں کیا گیا کہ اسے مسجد نہ بنا لیا جائے ۔ ''

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات سے پانچ دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ

نی ابرا الی اللہ ان یکون لی منکم خلیل فان اللہ قد اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراہیم خلیلا ولو کنت متخذا من امتی خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ال وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائہم وصالحیہم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد فانی انہاکم عن ذلک

(صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ باب النھی عن بناء المسجد علی القبور ۔ ۔ ح : 532)

یں اس بات سے اظہار برات کرتا ہوں کہ تم میں سے میرا کوئی خلیل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنا لیا ہے ۔ جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس نے اپنا خلیل بنا لیا تھا ۔ اگر میں نے امت میں سے کسی کو اپنا خلیل (بے حد گہرا دوست) بنانا ہوتا تو ابو بکر کو اپنا خلیل بناتا ۔ لوگو! آگاہ رہو کہ تم سے پہلے

للہ ﷺ نے جو قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع فرمایا اور ایسا کرنے والوں پر لعنت فرمائی تو معلوم ہوا کہ یہ ایک کبیرہ گناہ ہے مسجدوں پر قبریں بنانے اور ان میں نماز پڑھنے سے غلو فی الدین بھی ہے اور یہ شرک کا زریعہ بھی ہے ۔ اسی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ '' آپ ﷺ ان کے

یلیک یا زیادہ قبروں پر کوئی مسجد بنا لی جائے تو اس کا گرا دینا واجب ہے ۔ کیونکہ اسے خلاف شریعت تعمیر کیا گیا ہے ۔ اسے باقی رکھنا اور اس میں نماز پڑھنا گناہ پر اصرار ہے ۔ غلو فی الدین اور جس کی قبر پر مسجد بنائی گئی ہے ۔ اس کی تعظیم میں اضافہ ہے ۔ اور یہ شرک کا زریعہ ہے ۔ والعیاذ باللہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

ِ الکتٰبِ لا تَغلوا فی دینِکُم ... ١٧١ ... سورة النساء

ِ کتاب اپنے دین (کی بات) میں حد سے نہ بڑھو ۔ ''

اور نبی کریم ﷺ کا بھی فرمان ہے کہ

ایاکم والغلو فانما اہلک من کان قبلکم الغلو

(احمد فی المسند 1/374 والحاکم فی المستدرک 1/466 وابن ماجہ فی السنن رقم : 3029)

ِ میں غلو سے بچو کیونکہ پہلے لوگوں کو دین میں غلو ہی نے تباہ و برباد کر دیا تھا ''

مسجد اگر قبر پر نہ بنائی گئی ہو بلکہ بعد میں میت کو مسجد میں دفن کیا گیا ہو تو اس صورت میں مسجد کو نہیں گرایا جائے گا ۔ بلکہ میت کو قبر سے نکال کر باہر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا ۔ کیونکہ اس کا مسجد میں دفن کیا جانا ایک منکر بات ہے اور اس منکر کے ازالہ کی صرف یہی صورت ہے ۔ کہ اسے قبر سے

ﷺ کو نبی کریم ﷺ نے اللہ کے تقویٰ اور اس کی رضا کی بنیادوں پر تعمیر فرمایا تھا اور آپ کی وفات کے بعد آپ کو اس مسجد میں دفن نہیں کیا گیا تھا ۔ بلکہ آپ ﷺ کی تدفین تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں عمل میں آئی تھی ۔ آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو

ھا : فرض نماز گھر میں پڑھنا جائز نہیں بلکہ آپ کو چاہیے کہ اپنے بعض مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر باجماعت ادا کریں اور کسی ایسی مسجد میں ادا کریں جسے قبر پر نہ بنایا گیا ہو خواہ کھلی جگہ ہی پڑھ لیں اور آپ لوگوں کو چاہیے کہ اللہ کے حکم کے مطابق ایک مسجد بنا ئیں تاکہ اس میں باجماعت نماز پنجگانہ ادا کر سکیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم